قادیانی مرتد پر قہر خداوندی

قہر الدیان علٰی مرتد بقادیان

۱۳۲۳ھ

تصنیف لطیف:۔

اعلٰی حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

رسالہ

قہر الدیّان علٰی مرتدٍّ بقادیان

١٣٢٣ھ

(قادیانی مُرتد پر قہرِ خداوندی)

اَلحمد للہ وکفٰی ، سمع اللہ لمن دعا ، لیس وراء اللہ منتھٰی ، اِنّ ربی لطیف لما یشاء ، صلوات العلی الاعلٰی ، و تسلیماتہ المنزھۃ عن الانتھاء ، وبرکاتہ التی تنمی وتنمٰی ، علٰی خاتم النبیین جمیعا ، فمن تنبّأ بعدہ تامّا او ناقصا ، فقد کفر وغوٰی ، اللہ اکبر علٰی من عاث وعتا ، وتمرد وعصٰی ، وفی ھوۃ ھواہ ھوٰی ، اَللّٰھم اجرنا من ان نذل ونخزٰی ، اونزلّ ونشقٰی ، ربنا وانصرنا بنصرك علٰی من طغٰی وبغٰی ،

تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ، دعا کرنے والے کیلئے کفایت فرماتا اور سنتا ہے ، اللہ تعالٰی کے بغیر کوئی منتہٰی نہیں بیشک میرا رب جس پر چاہے لطف فرماتا ہے ، اللہ تعالٰی کی صلوٰتیں ، تسلیمات اور برکتیں جو بڑھتی ہیں اور انتہا سے پاک ہیں تمام انبیاء کے خاتم پر ، تو جو آپ کے بعد تام یا ناقص نبوت کا مدعی ہوا تو وہ کافر ہوا اور گمراہ۔ اللہ تعالٰی ہر سرکش باغی کھلے نافرمان اور اپنی خواہش کے گڑھے میں گرنے والے پر غالب و بلند ہے۔ اے باری تعالٰی ! ہمیں ذلت ، رسوائی ، پھسلنے اور بدبختی سے محفوظ فرما۔ یا اللہ ! ہماری اپنی خاص مدد فرما ہر باغی اور سرکش اور

وضل واضل عن سبیل الاهتداء، صلّ علی المولٰی واٰلہ وصحبہ ابدا ابدا، واشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ احد اصمدا، وان محمدا عبدہ ورسولہ بالحق ودین الھدٰی، صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی اٰلہ وصحبہ دائما سرمدا۔

جو بھی گمراہ ہو اور گمراہ کرتا ہو سیدھے طریقے سے ان سب کے خلاف۔ اور رحمت نازل فرما ہمارے آقا پر اور ان کی آل واصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی برحق معبود نہیں، وہ وحدہٗ لاشریک احد صمد ہے اور یہ کہ محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور برحق رسول ہیں اور اس کا دین ہدایت ہے۔ اللہ تعالٰی کی رحمت نازل ہو آپ پر اور ان کے آل واصحاب پر دائمی (ت)

اللہ اکبر علٰی من عتا وتکبر

(اللہ تعالٰی ہر سرکش اور متکبر پر غالب و بلند ہے۔ت)

مدتے ایں مثنوی تاخیر شد ٭ مہلتے بایست تاخوں شیر شد

(اس مثنوی کو ایک مدت تاخیر ہوئی، خون کے دودھ بننے کے لئے مدت چاہیے۔ت)

اللہ عزوجل اپنے دین کا ناصر، اپنے بندوں کا کفیل، وحسبنا اللہ ونعم الوکیل، رسالہ ماہواری ردِّ قادیانی کی ابتداء حکمتِ الٰہیہ نے اس وقت پر رکھی تھی کہ یہاں دو چار جاہلانِ محض اس کے مرید ہوآئے، مسلمانوں نے حسبِ حکم شرع شریف اُن سے میل جول، ارتباط، سلام کلام یک لخت ترک کردیا، دین میں فساد، مسلمانوں میں فتنہ پیدا کرنے والوں نے یہ العذاب الادنٰی دون العذاب الاکبر[1] (بڑے عذاب سے قبل دنیا وی چھوٹا عذاب) چکھا، مسلمانوں پر حملے میں اپنی چلتی میں کوئی کمی نہ کی، بس نہ چلا تو متواتر عرضیاں دیں کہ ہمارا پانی بند ہے، ہم پر زندگی تلخ ہے، بیدار مغز حکومت ایسی لغویات کو کب سنتی، ہر بار جواب ملا کہ مذہبی امور میں دست اندازی نہ ہوگی، مسلمان آپ اپنا انتظام کریں، آخر بحکم آنکہ ؎

دست بگیرد سرِ شمشیرِ تیز

(تیز تلوار کا سرا ہاتھ میں پکڑا۔ت)

ایک بے قید پرچے روہیل کھنڈ گزٹ میں اشتہار چھاپا کہ عمائدِ شہر اگر علمائے طرفین سے مناظرہ کرائیں اور وہ

---

[1] القرآن الکریم ۳۲/ ۲۱

بھی اس شرط پر کہ دونوں طرف سے خود وہی منتظم رہیں تو ہمیں اطلاع دیں کہ ہم بھی مرزائی ملانوں کو بلالیں اور اس میں علمائے اہلسنت کی شان میں کوئی دقیقہ بدزبانی واکاذیبِ بہتانی وکلماتِ شیطانی کا اُٹھا نہ رکھا، یہ حرکت نہ فقط ان بے علم بے فہم مرزائیوں بلکہ بعونہ تعالٰی خود مرزا کے حق میں کالباحث عن حتفہ بظلفہ (اس کی طرح جو اپنی موت اپنے کھر سے کرید کر نکالے) سے کم نہ تھی ؎

ست بازو بجہل میفگند پنجہ بامرد آہنیں چنگال

(ہر فاہم وجاہل کو چھیڑا، آہنی پنجے والے مرد سے پنجہ آزمائی کی۔ت)

مگر ازانجا کہ عسٰی ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم[1] (قریب ہے کہ تم ناگوار سمجھو گے بعض چیزیں اور وہ تمہارے لئے بہتر ہوں گی) ؎

خدا شرّے برانگیزد کہ خیرِ ما دراں باشد

(اللہ تعالٰی ایسا شر لاتا ہے جس میں ہماری خیر ہو۔ت)

یہ ایک غیبی تحریکِ خیر ہوگئی جس نے اُس ارادۂ رسالہ کی سلسلہ جنبانی فرمادی، اشتہار کا جواب اشتہار سے دیا گیا۔ مناظرہ کے لئے ابکار افکار مرزا قادیانی کو پیام دیا، اس کے ہولناک اقوال ادّعائے رسالت و نبوّت وافضلیت من الانبیاء وغیرہا کفر وضلال کا خاکہ اڑایا، گالیوں کے جواب میں گالی سے قطعی احتراز کیا، صرف اتنا دکھا دیا کہ تمہاری آج کی گالی نرالی نہیں، قادیانی تو ہمیشہ سے اللہ ورسول وانبیائے سابقین وائمۂ دین سب کو گالیاں سُنا تا رہا ہے، ہر عبارت اس کی کتابوں سے بحوالۂ صفحہ مذکور ہوئی، مضمون کثیر تھا، متعدد پرچوں میں اشاعت منظور ہوئی، "ہدایت نوری بجواب اطلاع ضروری" نام رکھا گیا، اس میں دعوتِ مناظرہ، شرائطِ مناظرہ، طریقِ مناظرہ، مبادیٔ مناظرہ سب کچھ موجود ہے۔

اس مختصر تحریر نے اپنی سلکِ منیر میں متعدد سلاسل لئے، سلسلۂ[1] دشنام ہائے قادیانی برحضرتِ ربّانی و رسولانِ رحمانی ومحبوبانِ یزدانی، سلسلۂ[2] کفریات وضلالاتِ قادیانی، سلسلۂ[3] تناقضات وتہافتاتِ قادیانی، سلسلۂ[4] دجالی وتلبیساتِ قادیانی، سلسلۂ[5] جہالات وبطالاتِ قادیانی، سلسلۂ[6] تاصیلات، سلسلۂ[7] سوالات۔ اور واقعی وقتی ضرورات مختلف مضامین پر کلام کی مقتضی ہوتی ہیں اور اس کے اکثر رسائل اُلٹ پھیر کر انھیں ڈھاک کے تین پات کے حامل، لہٰذا ہر رسالے کے جداگانہ رُو سے انھیں سلاسل کا انتظام احسن واولٰی۔

اب بعونہٖ تعالٰی اسی ہدایتِ نوری سے ابتدائے رسالہ ہے اور مولٰی تعالٰی مدد فرمانے والا ہے، اس کے

---

[1] القرآن الکریم ۲/۲۱۶

بعد وقتاً فوقتاً رسائل و مضامین حسبِ حاجت اندراج گزین مناسب کہ جو کلام جس سلسلے کے متعلق آتا جائے بہ شمار سلسلہ اسی کی سلک میں انسلاک پائے، جو نیا کلام ان سلاسل سے جدا شروع ہو اس کے لئے تازہ سلسلہ موضوع ہو۔ اعتراضات کے تازیانے جن کا شمار خدا جانے اوّل تا آخر ایک سلسلے میں منضود اور ہر اعتراض حاشیہ پر تازیانہ یا اس کی علامت ت لکھ کر جدا معدود۔

مسلمانوں سے تو بفضلہٖ تعالٰی یقینی امیدِ مدد و موافقت ہے، مرزائی بھی اگر تعصب چھوڑ کر خوفِ خدا اور روزِ جزا سامنے رکھ کر دیکھیں تو بعونہٖ تعالٰی اُمیدِ ہدایت ہے وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا محمد و اٰلہٖ وصحبہ انہ ھو القریب المجیب۔

ہدایت نوری بجواب اطلاع ضروری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم خاتم النبیین و اٰلہٖ وصحبہ اجمعین ط

اس میں قادیانی کو دعوتِ مناظرہ اور اس کے بعض سخت ہولناک اقوال کا تذکرہ ہے

اللہ عزوجل مسلمانوں کو دینِ حق پر استقامت اور اعدائے دین پر فتح و نُصرت بخشے، آمین!

روہیلکھنڈ گزٹ مطبوعہ یکم جولائی ۱۸۹۹ء میں تصور حسین نیچہ بند کے نام سے ایک مضمون بعنوان "اطلاع ضروری" نظر سے گزرا جس میں اوّلاً علمائے اہلسنت نصرھم اللہ تعالٰی پر سخت زبان درازی و افترا پردازی کی ہے، کوئی دقیقہ توہین کا باقی نہ رکھا اور آخر میں عمائدِ شہر کو ترغیب دی ہے کہ علمائے طرفین میں مناظرہ کرادیں کہ حق جس طرف ہو ظاہر ہوجائے۔

ہر ذی عقل جانتا ہے کہ نیچہ بند صاحب جیسے بے علم فاضل کیا کلام و خطاب کے قابل، بلکہ فوج کی اگاڑی آندھی کی پچھاڑی مشہور ہے، جس فوج کی یہ اگاڑی یہ ہراول اُس کی پچھاڑی معلوم از اوّل، مگر اپنے دینی بھائیوں سے دفعِ فتنہ لازم، لہٰذا دونوں باتوں کے جواب کو یہ ہدایتِ نوری دو عدد پر منقسم، آئندہ حسبِ حاجت اس کے شمار کا اللہ عالم (پہلے عدد میں) اُن گالیوں کا جواب متین جو علمائے اہلِ سُنّت کو دی گئیں۔

پیارے بھائیو! عزیز مسلمانو! کیا یہ خیال کرتے ہو کہ ہم گالیوں کا جواب گالیاں دیں؟ حاشا للہ ہرگز نہیں بلکہ اُن دل کے مریضوں اور اُن کے ساختہ مسیح مرزا قادیانی کو گالی کے جواب میں یہ دکھائیں گے "اُن کی آنکھیں صرف اتنا دکھا کر کھولیں گے کہ شستہ دہنو! تمہاری گندی گالی تو آج کی نئی نرالی نہیں، قادیانی بہادر

ہمیشہ سے علماء وائمہ کو سڑی گالیاں دینے کا دھنی ہے، استغفر اللہ! علماء وائمہ کی کیا گنتی، وہ کون سی شدید خبیث ناپاک گالی ہے جو اُس نے اللہ کے محبوبوں، اللہ کے رسولوں بلکہ خود اللہ واحد قہار کی شان میں اٹھا رکھی ہے، یہ اطلاع ضروری کی پہلی بات کا جواب ہُوا۔

(دوسرے عدد) میں بعونہٖ تعالٰی قادیانی مرزا کو دعوتِ مناظرہ ہے، اس میں شرائطِ مناظرہ مندرج ہیں اور نیز اس کا طریق مذکور ہے جو نہایت متین ومہذب اور احتمالِ فتنہ سے یکسر دُور ہے، اس میں قادیانی کی طرح فریقِ مقابل پر شرائط میں کوئی سختی نہ رکھی گئی بلکہ قادیانی کی باگ ڈھیلی کی اور اُس کی تنگی کھول دی گئی ہے، اس میں بحولہٖ تعالٰی شرائط کے ساتھ مبادی بھی ہیں جو کمال تہذیب ومتانت سے ضلالتِ ضال کے کاشف اور مناظرہ حسنہ کے بادی بھی ہیں۔

ایک مُدعیِ وحی کو لازم کہ اپنے وحی کنندوں کو جو رات دن اس پر اُترتے رہتے ہیں جمع کر رکھے اور اپنی حال کی اور پچھلی قوّت سب حق کا وار سہارنے کے لئے بلالے۔ ہاں ہاں قادیانی کو تیار ہو رہنا چاہیے اُس سخت وقت کے لئے جب واحدِ قہار اپنی مدد مسلمانوں کے لئے نازل فرمائے گا اور جھوٹے مسیحی جھوٹی وحی کا سب جال جیچ بعونہٖ کُھل جائے گا،

وما ذٰلک علی اللہ بعزیز لقد عز نصر من قال وقولہ الحق ان جندنا لھم الغٰلبون ولن یجعل اللہ للکٰفرین علی المؤمنین سبیلا والحمد للہ رب العٰلمین۔

اور یہ اللہ تعالٰی پر گراں نہیں، اس ذات کی مدد غالب جس نے فرمایا اور اس کا فرمان برحق ہے کہ ہمارا تیار کردہ لشکر ہی ان پر غالب رہے گا، اور اللہ تعالٰی کافروں کو مومنوں پر ہرگز راہ نہ دے گا، الحمد للہ رب العالمین (ت)

یہ دوسرا عدد بحولہٖ تعالٰی اس کے متصل ہی آتا ہے، اب بعونہٖ تعالٰی پہلے عدد کا آغاز ہوتا ہے ——

وما توفیقی الّا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

اور مجھے صرف اللہ تعالٰی سے توفیق ہے اور اسی پر بھروسا ہے اور اسی کی طرف میرا لَوٹنا ہے (ت)

عددِ اوّل

اللہ کے محبوبوں، اللہ کے رسولوں حتی کہ خود اللہ عزّوجل پر قادیانی کی لچھے دار گالیاں

مسلمانو! اللہ تعالٰی تمہارا مالک ومولٰی تمہیں کفر وکافرین کے شر سے بچائے، قادیانی نے سب سے زیادہ اپنی گالیوں کا تختۂ مشق رسول اللہ وکلمۃ اللہ وروح اللہ سیدنا عیسٰی بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کو

بنایا ہے اور واقعی اُسے اِس کی ضرورت بھی تھی، وُہ مثیلِ عیسٰی بلکہ نزولِ عیسٰی یا دُوسرے لفظوں میں عیسٰی کا اُتار بنا ہے، عیسٰی کے تمام اوصاف اپنے میں بتاتا ہے اور حقیقت دیکھئے تو مسیحِ صادق کی جمیع اوصافِ حمیدہ سے اپنے آپ کو خالی اور اپنے تمام شنائع ذمیمہ سے اس پاک مبارک رسول کو منزّہ پاتا ہے لہذا ضرور ہُوا کہ اُن کے معجزات، اُن کے کمالات سے یک لخت انکار اور اپنی تمام شنیع خصلتوں، ذمیم حالتوں کی اُن پر بوچھاڑ کرے جب تو اُتار بننا ٹھیک اُترے۔ میں یہاں اُس کی گالیاں جمع کروں تو دفتر ہو لہذا اُس کی خروار سے مُشتِ نمونہ پیشِ نظر ہو۔

فصلِ اوّل

رسول اللہ عیسٰی بن مریم اور اُن کی ماں علیہما الصلوٰۃ والسلام پر قادیانی کی گالیاں

تازیانہ ۱ (۱) اعجازِ احمدی ص ۱۳ پر صاف لکھ دیا کہ "یہود عیسٰی کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں

ت ۲ کہ ہم بھی جواب میں حیران ہیں بغیر اِس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسٰی نبی ہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی

ت ۳ قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہوسکتی بلکہ ابطالِ نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں۔"

یہاں عیسٰی کے ساتھ قرآنِ عظیم پر بھی جڑ دی کہ وہ ایسی باطل بات بتا رہا ہے جس کے اِبطال پر متعدد دلائل قائم ہیں۔

ت ۴ و ۵ (۲) ایضاً ص ۲۴ "کبھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے۔"[1]

ت ۶ (۳) ایضاً ص ۲۴ "ان کی اکثر پیشگوئیاں غلطی سے پُر ہیں"۔ یہ بھی صراحۃً نبوتِ عیسٰی سے انکار ہے کیونکہ قادیانی خود اپنی ساختہ کشتی ص ۵ پر کہتا ہے: "ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشین گوئیاں ٹل جائیں"۔

ت ۷ نیز پیشگوئی لیکھرام آخر دافع الوساوس ص۲۸۸ پر کہتا ہے: "کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھُوٹا نکلنا تمام رُسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔"

ت ۸ ضمیمہ انجام آتھم ص۲۵ پر کہا: کیا اس کے سوا کسی اور چیز کا نام ذلت ہے کہ جو کچھ اس نے کہا وُہ پُورا نہ ہُوا۔"

ت ۹ اور کشتی ساختہ میں اپنی نسبت یُوں لکھتا ہے ص ۶: "اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے تو ایسی کوئی

---

[1] یہ خود ان کا اپنا عقیدہ ہے بظاہر انجیل کے سر تھوپا ہے، خود اسے اپنے یہاں حدیث سے ثابت مانتا ہے، اس کا بیان اِن شاء اللہ آگے آتا ہے۔

پیشگوئی جو میرے منہ سے نکلی ہوا سے نہیں ملے گی جس کی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی۔" تو مطلب یہ ہوا کہ اس کے لئے تو بھاری عزت ہے اور سیدنا عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے وہ خواری و ذلت ہے جس سے بڑھ کر کوئی رسوائی نہیں، الا لعنۃ اللہ علی الظٰلمین۔

(۴) دافع البلاء ٹائیٹل پیج ص ۳: "ہم مسیح کو بیشک راستباز آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا، واللہ اعلم، مگر وہ حقیقی منجی نہ تھا۔" رسول اللہ اور وہ بھی ان پانچ مرسلین اولوالعزم سے کہ تمام رسولوں سے افضل ہیں یعنی ابراہیم و نوح و موسٰی و عیسٰے و محمد صلے اللہ علیہ وعلیہم وسلم اس

ت ۱۰ کی صرف اتنی قدر ہے کہ ایک راستباز آدمی تھا جو اُن کی خاک پا کے ادنٰی غلاموں کا بھی پورا وصف

ت ۱۱ نہیں تو بات کیا، وہی کہ عیسٰے کی نبوت باطل ہے فقط ایک نیک شخص تھا وہ بھی نہ ایسا کہ دوسرے کو نجات ملنے کا واقعی سبب ہو سکے بلکہ حقیقی نجات دہندہ نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم تھے اور اب قادیانی ہے

ت ۱۲ کہ اسی کے متصل کہتا ہے کہ "حقیقی منجی وہ ہے جو حجاز میں پیدا ہوا تھا اور اب بھی آیا مگر بروز کے طور پر، خاکسار غلام احمد از قادیان۔"

(۵) پھر یہاں تک تو عیسٰے کا ایک راستباز آدمی اور اپنے بہت اہلِ زمانہ سے اچھا ہونا یقینی تھا

ت ۱۳ کہ بیشک اور البتہ کے ساتھ کہا، نوٹ میں چل کر وہ یقین بھی زائل ہو گیا، اسی صفحہ پر کہا: "یہ ہمارا بیان محض نیک ظنی کے طور پر ہے ورنہ ممکن ہے کہ عیسٰی کے وقت میں بعض راستباز اپنی راستبازی میں عیسٰے سے بھی اعلٰی ہوں"، اے سبحٰن اللہ! ؎

ایماں یقین شعار باید　　حسنِ ظن تو چہ کار آید

(پختہ ایمان انسان کا شعار ہونا چاہئے صرف اچھا گمان تیرے کیا کام آئے گا۔ ت)

ت ۱۴ (۶) پھر ساتھ لگے خدا کی شریعت بھی ناقص، وہ تمام ہو گئی، اسی کے ص۴ پر کہا: "عیسٰے کوئی کامل شریعت نہ لائے تھے۔"

(۷) عیسٰی کی راستبازی پر شراب خوری اور انواع انواع بد اطواری کے داغ بھی لگ گئے، ایضاً ص۴:

ت ۱۵ "مسیح کی راستبازی اپنے زمانے میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحیٰے کو اُس

ت ۱۶ پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ (یعنی یحیٰے) شراب نہ پیتا تھا اور کبھی نہ سُنا کہ کسی فاحشہ عورت نے

ت ۱۷ اپنی کمائی کے مال سے اُس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اُس کی خدمت کرتی تھی، اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحیٰی کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔

ت ۱۸ (۸) اسی ملعون قصے کو اپنے رسالہ ضمیمہ انجام آتھم ص۷ میں یُوں لکھا: "آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدّی مناسبت درمیان ہے (یعنی عیسٰے بھی الیسوں ہی کی اولاد تھے) ورنہ

ت ۱۹ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وُہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ

ت ۲۰ لگاوے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اُس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اُس کے پَیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔"

ت ۲۱ تا ۳۶ اِسی رسالہ میں ص۴ سے ص۸ تک مناظرہ کی آڑ لے کر خُوب ہی جلے دل کے پھپھولے پھوڑے ہیں۔ اللہ عزّ وجلّ کے سچے مسیح عیسٰے بن مریم کو نادان اسرائیلی، شریر، مکّار، بدعقل، زنانے خیال والا، فحش گو، بدزبان، کٹیل، جھوٹا، چور، علمی عملی قوت میں بہت کچا، خلل دماغ والا، گندی گالیاں دینے والا، بدقسمت، نرا فریبی، پیرو شیطان وغیرہ وغیرہ خطاب اِس قادیانی دجّال نے دئے۔

ت ۳۷ (۲۶) صاف لکھ دیا ص۶: "حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا۔"

ت ۳۸ (۲۷) "اُس زمانے میں ایک تالاب سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے، آپ سے کوئی معجزہ ہُوا بھی ہو تو وُہ آپ کا نہیں اس تالاب کا ہے، آپ کے ہاتھ میں سوا مکر و فریب کے کچھ نہ تھا۔"

ت ۳۹ (۲۸) اِنتہا یہ کہ ص۷ پر لکھا: "آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ

ت ۴۰ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خُون سے آپ کا وجود ہُوا۔" انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔ خدائے قہار کا حلم کہ رسول اللہ کو بکیلہ و بے حیلہ یہ ناپاک گالیاں دی جاتی ہیں اور آسمان نہیں پھٹتا۔ ان شدید ملعون گالیوں کے آگے ان لچھے دار شرافتوں کا کیا ذکر جو تحریر بند صاحب نے علمائے اہلسنّت کو دیں ان کا پیر تو نانی دادی تک کی دے چکا الا لعنۃ اللہ علی الظّٰلمین۔

(۲۹) وُہ پاک کنواری مریم صدیقہ کا بیٹا کلمۃ اللہ جسے اللہ نے بے باپ کے پیدا کیا نشان سارے جہان کے لئے۔ قادیانی نے اس کے لئے دادیاں بھی گنا دیں اور ایک جگہ اس کا دادا بھی لکھا ہے اور اس

ت ۴۱ تا ۴۴ کے حقیقی بھائی سگی بہنیں بھی لکھی ہیں۔ ظاہر ہے کہ دادا، دادی، حقیقی بہنیں، سگے بھائی اُسی کے ہو سکتے ہیں جس کے لئے باپ ہو، جس کے نُطفے سے وُہ بنا ہو، پھر بے باپ کے پیدا ہونا کہاں رہا؟ یہ قرآن عظیم کی تکذیب اور طیبہ طاہرہ مریم کو سخت گالی ہے۔

ت ۴۵ کشتی ساختہ ص ۱۶ پر لکھا: "مسیح تو مسیح ہیں اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزّت کرتا ہُوں، مسیح کی

---

[1] خبیث حیلہ مناظرہ کا ہے، اس کا رَد عنقریب آتا ہے۔

دونوں ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں" اور خود ہی اس کے نوٹ میں لکھا: "یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں، یہ سب یسوع مسیح کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے۔

ت ۴۶ دیکھو کیسے کھلے لفظوں میں یوسف بڑھئی کو سیدنا عیسیٰ کلمۃ اللہ کا باپ بنا دیا اور اس صریح کفر میں صرف ایک پادری کے لکھ جانے پر اعتماد کیا۔ ہاں ہاں یقین جانو آسمانی قہر سے واحد قہار سے سخت لعنت پائے گا وہ جو ایک پادری کی بے معنیٰ زٹل سے قرآن کو رد کرتا ہے۔

ت ۴۷ (۳۰) نیز اسی دافع البلاء کے صفحہ ۱۵ پر لکھا: "خدا ایسے شخص (یعنی عیسےٰ) کو کسی طرح دوبارہ دنیا میں نہیں لا سکتا جس کے پہلے فتنے نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔" یہ ان گالیوں کے لحاظ سے عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو ایک ہلکی سی گالی ہے کہ اس کے فتنے نے دنیا تباہ کر دی مگر اس میں دو شدید گالیاں اور ہیں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ فصل سوم میں مذکور ہوں گی۔

ت ۴۸ (۳۱) اربعین نمبر ۲ صفحہ ۱۳ پر لکھا: "کامل مہدی نہ موسیٰ تھا نہ عیسےٰ"۔ ان مرسلین اولوالعزم کا کامل ہادی ہونا بالائے طاق، پورے مہدی بھی نہ ہوئے، اور کامل کون ہیں، جناب قادیانی۔ دیکھو اسی کا صفحہ ۱۲ و ۱۳۔

ت ۴۹ و ۵۰ (۳۲) مواہب الرحمٰن پر صاف لکھ دیا کہ عیسےٰ یہودی تھا لو قدر اللّٰہ رجوع عیسی الذی ھو من الیھود لرجع العزۃ الی تلک الیوم (اگر اللہ تعالیٰ نے یہودی عیسےٰ کا دوبارہ آنا مقدر کیا تو عزت اس دن لوٹ آئے گی۔ ت) ظاہر ہے کہ یہودی مذہب کا نام ہے نہ کہ نسب کا، کیا مرزا کہ پارسیوں کی اولاد ہے مجوسی ہے۔

ت ۵۱

ت ۵۲ (۳۳) غرض یہ کہ عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکفیر کر دی۔ مسلمانو! وہ اتنا احمق نہیں کہ صاف حرفوں میں لکھ دے عیسےٰ کافر تھا بلکہ اس کے مقدمات متفرق کر کے لکھے، یہ تو دشنام سوم میں سن چکے کہ عیسےٰ کی سخت رسوائیاں ہوئیں، اور کشتی ساختہ صفحہ ۱۸ پر کہتا ہے "جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے، کون خدا پر ایمان لایا صرف وہی جو ایسے ہیں۔" دیکھو کیسا صاف بتا دیا کہ جسے خدا پر ایمان ہے ممکن نہیں کہ اسے خدا رسوا کرے لیکن عیسےٰ کو رسوا کیا تو ضرور اسے خدا پر ایمان نہ تھا اور کیا کافر کے سر پر سینگ ہوتے ہیں، الا لعنۃ اللّٰہ علی الکٰفرین۔

قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تکفیر کر دی

قصد تھا کہ فصل اول یہیں ختم کی جائے کہ اتنے میں قادیانی کی ازالۃ الاوہام ملی، اس کی برہنہ گوئیاں بہت بے لاگ اور قابل تماشا ہیں۔

معجزات مسیح علیہ السلام سے انکار

(۳۴) یہ جو مثیل مسیح بنا اور اس پر لوگوں نے مسیح کے معجزے مثلاً مردے جلانا اس سے طلب کئے تو صاف جواب دیتا ہے صفحہ ۳ "احیاء جسمانی کچھ چیز نہیں، احیاء روحانی کے لئے یہ عاجز آیا ہے۔" دیکھو

وہ ظاہر باہر قاہر معجزہ جسے قرآنِ عظیم نے جابجا کمال تعظیم کے ساتھ بیان فرمایا اور آیۃ اللہ ٹھہرایا ، قادیانی کیسے کھلے لفظوں میں اس کی تحقیر کرتا ہے کہ وہ کچھ نہیں ، پھر اس کے متصل کہتا ہے ص۵۳ "ماسوائے اس کے اگر مسیح کے اصلی کاموں کو ان حواشی سے الگ کرکے دیکھا جائے جو محض افترا یا غلط فہمی سے گھڑے ہیں تو کوئی اعجوبہ نظر نہیں آتا بلکہ مسیح کے معجزات پر جس قدر اعتراض ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق پر ایسے شبہات ہوں ، کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا"۔ ۵۳تا۵۵

دیکھو "کوئی اعجوبہ نظر نہیں آتا" کہہ کر ان کے تمام معجزات سے کیسا صاف انکار کیا اور تالاب کے قصے سے اور بھی پانی پھیر دیا اور آخر میں لکھا ص۵۵ "زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ حضرت مسیح معجزہ نمائی سے صاف انکار کرکے کہتے ہیں کہ میں ہرگز کوئی معجزہ دکھا نہیں سکتا مگر پھر بھی عوام الناس ایک انبار معجزات کا ان کی طرف منسوب کر رہے ہیں"۔

غرض اپنی مسیحیت قائم رکھنے کو نہایت کھلے طور پر تمام معجزاتِ مسیح و تصریحاتِ قرآنِ عظیم سے صاف منکر ہے اور پھر مہدی و رسول و نبی ہونے کا ادعا ، مسلمان تو مکذبِ قرآن کو مسلمان بھی نہیں کہہ سکتے ، قطعاً کافر مرتد زندیق بے دین ہے نہ کہ نبی و رسول بن کر اور کفر پر کفر چڑھے الا لعنۃ اللہ علی الکٰفرین (خبردار ! کافروں پر اللہ کی لعنت ہے ۔ ت) اور اس کذاب کا کہنا کہ مسیح علیہ الصلٰوۃ والسلام خود اپنے معجزے سے منکر تھے ، رسول اللہ پر محض افترا اور قرآنِ عظیم کی صاف تکذیب ہے ، قرآنِ عظیم تو مسیحِ صادق سے یہ نقل فرماتا ہے کہ ،

انی قد جئتکم باٰیۃ من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ وابرئ الاکمہ والابرص واحی الموتٰی باذن اللہ وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم ان فی ذٰلک لاٰیۃ لکم ان کنتم مؤمنین[1]

بیشک میں تمہارے پاس تمہارے رب سے یہ معجزے لے کر آیا ہوں کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی صورت بنا کر اس میں پھونک مارتا ہوں ، وہ خدا کے حکم سے پرند ہو جاتی ہے اور میں بحکم خدا مادر زاد اندھے اور بدن بگڑے کو اچھا کرتا اور مردے زندہ کرتا ہوں ، اور تمہیں خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے اور جو گھروں میں اٹھا رکھتے ہو ، بیشک اس میں تمہارے لئے بڑا معجزہ ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

---

[1] القرآن الکریم ۳/ ۴۹

پھر مکرر فرمایا:

وجئتکم بایة من ربکم فاتقوا اللہ واطیعون[1] میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بڑے معجزات لے کر آیا تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔

اور یہ قرآن کا جھٹلانے والا ہے کہ انھیں اپنے معجزات سے انکار تھا۔

کیوں مسلمانو! قرآن سچا یا قادیانی؟ ضرور قرآن سچا ہے اور قادیانی کذاب جھوٹا۔ کیوں مسلمانو! جو قرآن کی تکذیب کرے وہ مسلمان ہے یا کافر؟ ضرور کافر ہے، ضرور کافر بحذا۔

(۳۵) اسی بحر فکر قادیانی کے ازالہ شیطانی میں آخر صـ۱۶۱ سے آخر صـ۱۶۳ تک تو نوٹ میں پیٹ

ت ۵۸ بھر کر رسول اللہ و کلمۃ اللہ کو وہ گالیاں دیں اور آیات اللہ و کلام اللہ سے وہ مسخرگیاں کیں جن کی حد و نہایت نہیں،

ت ۵۹ صاف لکھ دیا کہ جیسے عجائب انھوں نے دکھائے عام لوگ کر لیتے تھے، اب بھی لوگ ویسی باتیں کر دکھاتے ہیں۔

ت ۶۰ (۳۶) بلکہ آجکل کے کرشمے ان سے زیادہ بے لاگ ہیں۔

ت ۶۱و۶۲ (۳۷) وہ معجزے نہ تھے، کل کا دور تھا عیسٰی نے اپنے باپ بڑھئی کے ساتھ بڑھئی کا کام کیا تھا، اس سے یہ کلیں بنانی آگئی تھیں۔

ت ۶۳ (۳۸) عیسٰی کے سب کرشمے مسمریزم سے تھے

(۳۹) وہ جھوٹی جھلک تھی۔

(۴۰) سب کھیل تھا، لہو و لعب تھا۔

ت ۶۴ (۴۱) سامری جادوگر کے گوسالے کے مانند تھا۔

ت ۶۵ (۴۲) بہت مکروہ و قابلِ نفرت کام تھے۔

ت ۶۶ (۴۳) اہلِ کمال کو ایسی باتوں سے پرہیز رہا ہے۔

ت ۶۷ (۴۴) عیسٰی روحانی علاج میں بہت ضعیف اور نکما تھا۔

ت ۶۸ وہ ناپاک عبارات بروجہ التقاط یہ ہیں صـ۱۵۱: انبیاء کے معجزات دو قسم ہیں ایک محض سماوی جس میں انسان کی تدبیر و عقل کو کچھ دخل نہیں جیسے شق القمر، دوسرے عقلی جو خارقِ عادت عقل کے ذریعہ سے ہوتے ہیں جو الہام سے ملتی ہے جیسے سلیمان کا معجزہ صرح ممرد من قواریر[2] شیشے جڑا صحن ہے۔ ت) بظاہر مسیح کا معجزہ سلیمان کی طرح عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دنوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے جو شعبدہ بازی اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے، وہ لوگ جو سانپ بنا کر دکھلا دیتے اور کئی قسم کے جانور تیار کر کے

---

[1] القرآن الکریم ۳/ ۵۰

[2] القرآن الکریم ۲۷/ ۴۴

زندہ جانوروں کی طرح چلا دیتے، مسیح کے وقت میں عام طور پر ملکوں میں تھے سو کچھ تعجب نہیں کہ خدائے تعالیٰ نے مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا پھونک مارنے پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ یا پیروں سے چلتا ہو کیونکہ مسیح اپنے باپ[1] یوسف کے ساتھ بائیس برس تک نجاری کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایسا ہے جس میں کلوں کے ایجاد میں عقل تیز ہو جاتی ہے پس کچھ تعجب نہیں کہ مسیح نے اپنے دادا[2] سلیمان کی طرح یہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو ایسا معجزہ عقل سے بعید بھی نہیں، حال کے زمانہ میں اکثر صناع ایسی چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ بولتی بھی ہیں ہلتی بھی ہیں، دُم بھی ہلاتی ہیں، اور میں نے سُنا ہے کہ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں، بمبئی اور کلکتے میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں اور ہر سال نئے نئے نکلتے آتے ہیں[3] ماسوا اس کے یہ قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز عمل الترب یعنی مسمریزی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آ سکیں کیونکہ مسمریزم میں ایسے ایسے عجائبات ہیں[4]، سو یقینی طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اِس فن میں مشق والا مٹی کا پرند بنا کر پرواز کرتا دکھا دے تو کچھ بعید نہیں کیونکہ کچھ اندازہ کیا گیا کہ اِس فن کی کہاں تک انتہا ہے، سلب[5] امراض عمل الترب (مسمریزم) کی شاخ ہے، ہر زمانے میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہیں جو اس عمل سے سلب امراض کرتے ہیں اور مفلوج مبروص ان کی توجہ سے اچھے ہوتے ہیں، بعض نقشبندی وغیرہ نے بھی ان کی طرف بہت توجہ کی تھی، محی الدین ابن عربی کو بھی اس میں خاص مشق تھی۔ کاملین ایسے عملوں سے پرہیز کرتے رہے ہیں اور یقینی طور پر ثابت ہے کہ مسیح بحکم الٰہی اِس عمل (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اِس کو خیال کرتے ہیں، اگر یہ عاجز اِس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو اِن عجوبہ نمائیوں میں ابن مریم سے کم نہ رہتا، اِس عمل کا ایک نہایت بُرا خاصہ یہ ہے کہ جو اپنے تئیں اِس مشغولی میں ڈالے وہ روحانی تاثیروں میں جو روحانی بیماریوں کو دُور کرتی ہیں بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ گو مسیح جسمانی بیماریوں کو اُس عمل (مسمریزم) کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت و توحید اور دینی استقامتوں کے دلوں میں قائم

---

[1] اس کا باپ، دیکھئے مسیح و مریم دونوں کو سخت گالی ہے۔

[2] اس کا دادا، دیکھئے وہی مسیح و مریم کو گالی ہے۔

[3] یہاں تک تو مسیح کا معجزہ کل دبانے سے تھا، اب دوسرا پہلو بدلتا ہے کہ مسمریزم تھا۔

[4] یہاں تک مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرند بنانے پر استہزا تھے، اب اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنے پر مسخرگی کرتا ہے۔

کرنے میں ان کا نمبر الیاکم رہا کہ قریب قریب ناکام رہے، جب یہ اعتقاد رکھا جائے کہ ان پرندوں میں صرف جھوٹی حیات جھوٹی جھلک نمودار ہوجاتی تھی تو ہم اس کو تسلیم کر چکے ہیں، ممکن ہے کہ عمل الترب (مسمریزم) کے ذریعہ سے پھونک میں وہی قوت ہوجائے جو اس دخان میں ہوتی ہے جس سے غبارہ اوپر کو چڑھتا ہے۔ مسیح جو جو کام اپنی قوم کو دکھلاتا تھا وہ دعا کے ذریعہ سے ہرگز نہ تھے بلکہ وہ ایسے کام اقتداری طور پر دکھاتا تھا۔ خدائے تعالٰی نے صاف فرمادیا ہے کہ وہ ایک فطری طاقت تھی جو ہر فردِ بشر میں ہے، مسیح کی کچھ خصوصیت نہیں، چنانچہ اس کا تجربہ اس زمانے میں ہو رہا ہے۔ مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق و بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے پہلے مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مجذوم مفلوج مبروص ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہوجاتے تھے لیکن بعض بعد کے زمانوں میں جو لوگوں نے اس قسم کے خوارق دکھلائے، اس وقت تو کوئی تالاب بھی نہ تھا، یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر تھی،عہ بہرحال یہ معجزہ صرف ایک کھیل تھا جیسے سامری کا گوسالہ۔

مسلمانو! دیکھا کہ اس دشمنِ اسلام نے اللہ عزّوجل کے سچے رسول کو کیسی مغلظ گالیاں دیں، کون سی ناگفتنی اس ناشدنی نے ان کے حق میں اٹھا رکھی، ان کے معجزوں کو کیسا صاف صاف کھیل اور لہو و لعب و شعبدہ و سحر ٹھہرایا، ابرائے اکمہ و ابرص کو مسمریزم پر ڈھالا اور معجزۂ پرند میں تین احتمال پیدا کئے، بڑھئی کی کل یا مسمریزم یا کراماتی تالاب کا اثر، اور اسے صاف سامری کا بچھڑا بنادیا بلکہ اس سے بدتر کہ سامری نے جو اسپ جبریل کی خاکِ سُم اٹھائی وہ اسی کو نظر آئی دوسرے نے اطلاع نہ پائی، قال اللہ تعالٰی:

قال بصرت بما لم یبصروا بہ فقبضت قبضۃ من اثر الرسول فنبذتہا وکذٰلک سوّلت لی نفسی[1]

سامری نے کہا میں نے وہ دیکھا جو انھیں نظر نہ آیا تو میں نے اسپ رسول کی خاکِ قدم سے ایک مٹھی لے کر گوسالے میں ڈال دی کہ وہ بولنے لگا نفس امارہ کی تعلیم سے مجھے یونہی بھلا معلوم ہوا۔

مگر مسیح کا کرتب ایک دست مال تھا جس سے دنیا جہان کو خبر تھی، مسیح پیدا بھی نہ ہوئے تھے جب تالاب کی کرامات شہرۂ آفاق تھیں، تو اللہ کا رسول یقیناً اس کا فرجادوگر سے بہت کم رہا، اور مزہ یہ ہے کہ مسیح کے وقت میں بھی ایسے شعبدے تماشے بہت ہوتے تھے پھر معجزہ کدھر سے ہُوا۔ اللہ اللہ رسولوں کو گالیاں، معجزات کے انکار

عہ یہ تیسرا پہلو ہے کہ حضرت مسیح اس مٹی کے پرند میں تالاب کی مٹی ڈال دیتے جس میں روح القدس کا اثر تھا، اس کے زور سے حرکت کرتا جیسے سامری نے اسپ روح القدس کے پاؤں تلے کی خاک بچھڑے میں ڈال دی بولنے لگا۔

---

[1] القرآن الکریم ۲۰/ ۹۶

قرآن کی تکذیبیں اور پھر اسلام باقی ہے ع

چوں وضوئے محکم بی بی تمیزہ

(جیسے تمیزہ بی بی کا وضوئے محکم ہو۔ت)

اس سے تعجب نہیں کہ ہر مرتد جو اتنے بڑے دعوے کرکے اُٹھے اُسے ایسے کفروں سے چارہ نہیں، اندھے تو وُہ ہیں جو یہ کچھ دیکھتے ہیں پھر اتنے بڑے مکذّبِ قرآن و دشمنِ انبیاء و عدوّ الرحمٰن کو امامِ وقت و مسیح و مہدی مان رہے ہیں ع

گر مسیح این ست لعنت بر مسیح

(اگر یہی مسیحیت ہے ایسی مسیحیت پر لعنت۔ت)

اور ان سے بڑھ کر اندھا وُہ ہے جو شُدبُد پڑھ لکھ کر اس کے ان صریح کفروں کو دیکھ بھال کرکے میں جناب مرزا صاحب کو کافر نہیں کہتا خطا پر جانتا ہوں۔ ہاں شاید الیسوں کے نزدیک کافر وُہ ہوگا جو انبیاء اللہ کی تعظیم کرے، کلام اللہ کی تصدیق و تکریم کرے ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

کذٰلک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار[1] اللہ یُوں ہی مُہر کر دیتا ہے متکبر سرکش کے سارے دل پر (ت)

تنبیہ: اِن عباراتِ ازالہ سے بحمد اللہ تعالٰی اس جھوٹے عذر معمولی کا ازالہ بھی ہوگیا جو عبارات ضمیمہ انجام آتھم کی نسبت بعض مرزائی پیش کرتے ہیں کہ یہ تو عیسائیوں کے مقابلہ میں حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ و السلام کو گالیاں دی ہیں۔

عہ الیسوں کو شاید اتنی بھی خبر نہیں کہ جو مخالفِ ضروریاتِ دین کو کافر نہ جانے خود کافر ہے،

من شك فی کفرہ وعذابه فقد کفر[2] جس نے اس کے کفر اور عذاب میں شک کیا وہ خود کافر ہے (ت)

جب تکذیبِ قرآن وسبّ وشتمِ انبیاء کرام بھی کفر نہ ٹھہرے تو خدا جانے آریہ وہنود و نصارٰی نے اس سے بڑھ کر کیا جُرم کیا ہے کہ وُہ کفار ٹھہرائے جائیں یا شاید الیسوں کے دھرم میں تمام دُنیا مسلمان ہے کافر کوئی نہ ہو، یہ بھی معجزاتِ مسیح کی طرح قرآن کے بے اصل کہ فلانا مسلم فلانا کافر، ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

---

[1] القرآن الکریم ۴۰/ ۳۵ [2] درمختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵۶

اوّلاً ان عبارات کے علاوہ جو گالیاں اس کے اور رسائل مثل اعجازِ احمدی و دافع البلاء و کشتیِ نوح و اربعین و مواہب الرحمٰن وغیرہ میں اہلی وگہلی پھر رہی ہیں، وہ کس عیسائی کے مقابلہ میں ہیں، مثل مشہور ہے: دلہن کا منہ کالا، مشاطہ کب تک ہاتھ دئے رہے گی۔

ثانیاً کس شریعت نے اجازت دی ہے کہ کسی بدمذہب کے مقابل اللہ کے رسولوں کو گالیاں دی جائیں؟

ثالثاً مرزا کو ادعا ہے کہ اگرچہ اس پر وحی آتی ہے مگر کوئی نیا حکم جو شریعتِ محمدیہ سے باہر ہو، نہیں آسکتا، ہم تو قرآنِ عظیم میں یہ حکم پاتے ہیں کہ،

لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم[1]

کافروں کے جھوٹے معبودوں کو گالی نہ دو کہ وہ اس کے جواب میں بے جانے بُوجھے دشمنی کی راہ سے اللہ عزّوجل کی جناب میں گستاخی کرینگے۔

مرزا اپنی وہ وحی بتائے جس نے قرآن کے اس حکم کو منسوخ کردیا۔

رابعاً مرزا کو ادعا ہے کہ وہ مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے قدم بقدم چل رہا ہے، التبلیغ ص۳۶ پر لکھتا ہے:

من اٰیات صدق انہ تعالیٰ وفقنی باتباع رسولہ واقتداء نبیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فما رأیت اثرا من اٰثار النبی الا قفوتہ۔

میری سچائی کی نشانی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے رسول کی اتباع اور نبی کی اقتدار پر توفیق دی میں نے نبی کا جو بھی نشان دیکھا اس پر قدم رکھا (ت)

بتائے تو کہ مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے کس دن عیسائیوں کے مقابل معاذ اللہ عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی والدہ ماجدہ کو گالیاں دی ہیں۔

خامساً مرزا کے ازالہ نے مرزائیوں کی اس بکر فکر کا کامل ازالہ کردیا، ازالہ کی یہ عبارتیں تو کسی عیسائی کے مقابل نہیں، ان میں وُہ کون سی گالی ہے جو ضمیمہ انجام آتھم سے کم ہے حتی کہ چور اور ولد الزنا کا بھی اثبات ہے وہاں چوری کسی مال کی نہ بتائی تھی بلکہ علم کی۔ ضمیمہ انجام ص۶ "نہایت شرم کی یہ بات ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو یہودیوں کی کتاب طالمود سے چُرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا کہ گویا یہ میری

---

[1] القرآن الکریم ۶/ ۱۰۸

تعلیم ہے۔

ازالہ میں اس سے بدتر چوری معجزہ کی چوری مانی کہ تالاب کی مٹی لاکر بے پر کی اُڑاتے اور اپنا معجزہ ٹھہراتے، رہی ولادت زنا وہ اس نے اس بائیبل محرف کے بھروسے پر لکھی 'برائے نام کہہ سکتا تھا کہ عیسائیوں پر الزاما پیش کی اگرچہ مرزا کی عملی کارروائی صراحۃً اس کی مکذب تھی کہ وہ اپنے رسائل میں بکثرت مسلمانوں کے مقابل اسی بائیبل محرف کو نزول ایلیاس وغیرہ کے مسئلہ میں پیش کرتا ہے مگر ازالہ میں تو صاف تصریح کردی کہ قرآن عظیم اسی بائیبل محرف کی طرف رجوع کرنے اور اس سے علم سیکھنے کا حکم دیتا ہے، ازالہ ص۳۰: "آیت ہے فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون یعنی تمھیں علم نہ ہو تو اہلِ کتاب کی طرف رجوع کرو، ان کی کتابوں پر نظر ڈالو، اصل حقیقت منکشف ہو، ہم نے موافق حکم اس آیت کے یہود ونصارٰی کی کتابوں کی طرف رجوع کیا تو معلوم ہوا کہ مسیح کے فیصلے کا ہمارے ساتھ اتفاق ہے دیکھو کتاب سلاطین وکتاب ملاکی نبی اور انجیل۔" تو ثابت ہُوا کہ یہ توریت و انجیل بلکہ تمام بائیبل موجودہ اس کے نزدیک سب بحکم قرآن مستند ہیں تو جو کچھ اس سے لکھا ہرگز الزامًا نہ تھا بلکہ اس کے طور پر قرآن سے ثابت، اور خود اس کا عقیدہ تھا، اور اللہ تعالٰی دجالوں کا پردہ یُونہی کھولتا ہے والحمد للہ ربّ العٰلمین۔